

ان گزارشات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ وقت کی اس ضرورت اور
دائمی مدد امداد (رادیو ناونیہ) یہ عمارت فی الوقت دو منزلہ ہے اسیں ۲۲ گلے اور
کاموں میں بھر پور تعاون و اعانت فرمائیں کہ ہندوستان میں دن کے علموں کی خدمت کی اس
بڑی کوئی سبیل اور اس سے زیادہ پائیدار کوئی صدقہ جاری ہے۔ آپ اس سے دو گھنٹے قبول
کے پچاشی سارے بنی تعلیمی میں شرکیت ہے ان کو یاد ہو گا کہ اجلاس کو خطاب کرنے ہوئے ہندوستان
مولانا یسید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے غیر ملکی سرزز عرب ہمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہو

الكتاب المقدس

ماڈی تہذیب کا اپنے وسائل و اباد پر اعتماد

"مادی تہذیب اپنے وسائل اور ذرائع قوت پر حد سے بڑھے ہوئے
اعتماد میں ہمتاز ہے، یہ مادی حکومتیں اپنے ان عیرانی و اقتصادی منصوبوں کا برابر
اعلان کرتی رہتی ہیں، جو قدرت کی ہم آہنگی اور مرسوموں کے تغیرات سے تعلق
رکھتی ہیں وہ بڑی قطعیت کے ساتھ اس کی مدت اور اس کا حجم معین کرتی ہیں
اور یہ مطے کرتی ہیں کہ وہ اتنے سال کے اندر اتنی پیداوار ضرور پیدا کرنے لگیں گے اور
ان کے مذاک خود کفیل ہو جائیں گے، لیکن ارادۃ الہی ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا
دیتا ہے کبھی قحط سے واسطہ پڑتا ہے، کبھی سیلاوں سے، کبھی بارش بہت ناخیر
سے ڈھونتی ہے کبھی اس قدر مسلسل کہ کھڑی کھیتیاں غرفاب ہو جاتی ہیں، ایسے
قدرتی ہوادث اور جان دمaal کے مصائب سامنے آتے ہیں جو حاشیہ خیال میں نہ
ہے کہ تہذیب کے مذاک کے سارے اندازے غلط اور منصور بے نا کام ہو جاتے ہیں

(از مولانا سید ابو الحسن علی ندوی)

معرکہ ایساں و ماریت

ان گذارشات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ وقت کی اس ضرورت اور
دارالعلوم کی افادیت کو نجت ہوئے پوری فراخدلی، فیاضی اور بہت سے کام لے کر ان تمام
کاموں میں بصرپور تعاون و اعانت فرمائیں کہ ہندوستان میں دن کے علماء کی خدمت کی ارت
بیڑ کوئی سبیل اور اس سے زیادہ پائیڈار کوئی صدقہ جاری ہنس۔ آپ میں ہست دو گز تو جملہ
کے پچھائی سارے جن تعلیمی میں شرک ہتھے ان کو یاد ہو گا کہ اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے خدمت
مولانا یسید ابوالحسن علی ندوی مظلوم نے غیر ملکی سرتز عرب ہمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
ارشاد فرمایا تھا:-

یہ سونے کی چڑیاں سب مٹا جائیں گی ہم اور آپ یہاں رہیں گے، آپ یہ نہیں بھیجیں
کہ اب آپ کو چھٹی مل گئی ہم آپ کو چھوڑنے والے نہیں، ہمارے سفیر آپ کے گھروں پر جائیں گے
آپ کے چار آنے آٹھ آنے ہم کو عزیز ہیں۔ یہ جو کھودیں گے وہ اس دولت کا ہزارواں حصہ
ہو گا جو خدا نے ان کو دیا ہے اور جو آپ دیں گے وہ آپ کے ھمارے ہبہ بینہ کی کافی ہو گی۔
خدا لا شکر ہے کہ ہم ان بیش قیمت اصولوں کو یعنی سے لگائے ہوئے تھے، ہمارے
نزدیک مالیات، بجٹ اور عظیم اشان عمارتوں سے زیادہ وہ مقصد عزیز ہے جس کے لئے یہ
دارالعلوم قائم کیا گیا ہے، یعنی جدید زمانہ میں اسلام کی موثر اور صحیح ترجیمان دین و درنیا کی
جامعیت اور علم و روحانیت کے اجتماع کی کوشش، فتنہ لادینیت اور ذہنی ارتقاء کا مقابلہ
اسلام پر اعتماد اور علوم اسلامیہ کی برتری و امتیاز کا اعلان و اطمینان دین حق سے وفاداری اور
شریعت پر استقامت، مسئلہ کی اس قدر نظری اور دخاحت کے بعد یہیں اب مزید کچھ کہنے
کی حاجت نہیں، ہم اللہ کا نام سے کران میں سے متعدد ہم کا مر جن میں سرفراست دین تحریک طلباء القرآن
الکرم اور ایک عظیم اشان لا بُریری کا قیام ہے (رہنمائی، استعمال، بحث و تفہیم اور عملی
استفادہ کا اعلیٰ انتظام) ہو گا اغاز کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے مسلمانوں سے خواہ وہ اس طوریں و عریض ملک کے کسی علاقے کے
ہموں ہماری مکر درخواست ہے کہ وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کو اپنا ہی کام سمجھیں۔
ہمیں یقین اور اشرفت عالیٰ کی ذات عالیٰ پر پورا بھروسہ ہے کہ ان شاء اللہ مولانا مظلہؑ کی عزیز
و بارکت رہنمائی و نظمات میں اگر احبابِ محدثین نے پوری دلچسپی لی تو ہمارا یہ پیغام نہ صرف
ملک کے گوش گوش بلکہ عالم اسلام کے کونے کونے میں پھوپھے گا۔

وَمَا ذُكْرٌ عَلَى اللَّهِ بِعْدِهِ

مہریدار ہلوم (رادرسٹانویہ) یہ عمارت فی الوقت دو منزلہ ہے اسیں ۲۳ مکرے اور دو بال ہی۔ اس عمارت کے دونوں بال فی الوقت چھٹے بھوؤں کی ربانش گاہ کے طور پر تھامہ ہوئے ہیں (اس عمارت کے دونوں بازوں کو سائیکل اسٹینڈ اور وضو حانہ کا خوبصورت شید ملاتا ہے جو بھجی کرنے والے احاطت اک بال میں ہوتی ہے، اس عمارت کی تیسرا نزل بھی تیریز ہے۔

اسٹاف کوارٹر

حضرت اسائدؑ کے لئے ربانی سکانات کی ہستہ ضرورت رہتی ہے جنکی کو قوت
کا تھم سر حکم سے حود و منزل میں حضرت اسائدؑ انہیں ربانی پذیر ہیں۔

گلستان



دارالعلوم ندوہ مکمل ریکارڈ خانہ بہودستان کے گئے چنے کتب خانوں میں سے ایک عروج
ذخیرہ کتب خانہ تجویز ہے جس کا اصل مضمون سے دلچسپی رکھنے والے بیرونی ممالک سے بھی لوگ استفادہ کرتے
ہیں۔ یہ کتب خانہ دارالعلوم کے وسیع و عریض بال میں عرصہ سے قائم ہے اس کے لئے عین حکومت
کی ضرورت کا عصر سے احساس ہوتا رہا ہے اس کا نقش بن گیا ہے اور اب اس امارت کی تبریک
آنکھوں پر بھلائے۔ الحمد للہ اس بند کی کچھ رسم مختوظ ہے لیکن مزید کی اس میں ضرورت ہے۔

دار تحقیق القرآن الکریم



(مولانا) عبد السلام قدواي ندوی
مستند تعلیم و اعلام ندوہ جسما،
نائب ناظر ندوہ جسما،

د. مولانا محمد اللارمی ندوی
مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء
جناب مصباح الدین نتوی

الدعا اے شائع کیا۔ آفک پرستگ پرم دہلی میں مطبع کراکر دفتر، "تعمیر حیات" ندوہ لکھنؤ
وزیر، پبلش ناظر شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوہ العُدل انے بھے۔

بیان ایده‌دید مرتضیٰ حق نمروزی (معاون وزیر) مسعود الائمه‌بار نمودگ

وزیر اعظم ناظر شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوہ العلما نے بھی ایڈنٹ پرنٹنگ پریس دہلی میں بیان کر کر دفتر "تعمیر حیات" ندوہ لکھنؤ

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

نہیں تھا
اندونیک — ۱۶ روپے
نی پرچہ — ۸ روپے
بیرونی ملکہ بھری ڈاک جلدی ملکہ ۲ روپہ
حوالی ڈاک

۱۰	ایشیان حاک
۹	افریقی حاک
۸	لورنچه و مارک

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین وادب کا خادم، ندوۃ العلماء کا ترجمان، آپکی خدمت میں ہنچتا رہے تو اس کا سالانہ چندہ بیلخ سوٹر روپے ارسال فرمائیے۔ اگر اگلے شمارہ کی روائی سے پہلے آپ کا چندہ یا خط موصول نہ ہوا تو یہ سمجھ کر کہ آپ کو دی پی ہی سے چندہ ادا کرنے میں سہولت ہے۔ اگلا پریم سع دی پلی خرچ 25/19.R کے مطالیب میں دی۔ پلی سے رد انہ ہو گا۔ چندہ یا خط مصحت و قوت اپنا نمبر خپاری لکھنا نہ بھولیں۔

ایسا بھی بہت ہوتا ہے کہ غافل و نافرمان انسان پر جب صیحت کی نگی اور تعطیل کی
حالت طاری ہوتی ہے تو وہ شکایت اور تعجب کے ملے جملے اندازیں کبھی دل ہی دل میں اور کبھی
دیان سے کہتا ہے کہ میرے رب نے یہ حالت طاری کر کے مجھے رسوا کر دیا ہے؟! اس کے جواب
میں اس کو تسلیما چاتا ہے،

کَلَّا بَلْ لَدَّ تَكْرِمُنَ الْتَّيْمَ
 وَلَا تَحْضُونَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينَ
 وَتَأْكُلُونَ الْرَّاثَ أَكْلًا لَمَّا
 مُهْتَوْنَ الْمَالَ حُبَّاجَةً

اس جگہ رزق اور دزی کی تنگی کا سبب یہ تبلایا گیا کہ لوگ یتیموں کا اکرام اور اس کی نگہداشت چھوڑ دیتے اور محتاجوں کی خیرگیری پر ایک دوسرے کو ابخار نے کی طرف سے غفلت برتنے لگتے اور وساثت کا مال یتیموں اور اس کے دیگر دارثوں کو دینے کے بجائے خود کھانے لگتے ہیں تو خدا کا غضب تھوڑا، خشک سالی اور رزق کے فقدان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

سورة بقرہ کی آیات میں جان و مال کے نقصان، طرح طرح کے اندر یہ اور خوف
کے طاری کرنے کی ایک عمومی حکمت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کے صبر و شبات کو آنے والے
جائے اور فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ ان مشکلات میں ثابت قدم رہ کر خدا کے صور عرض کرتے ہیں کہ
ہر چیز کی طرح خود ہم بھی اللہ کی بلک اور اسی کے مکوم ہیں اور اُسی کی طرف خود ہم بھی لوٹ کر جانے
والے ہیں ان کو خصوصی نواز شوں اور رحمتوں کی بشارت دی گئی ہے اور ان کو کامل ہدایت یا فتنہ
ٹھہرا یا گیا ہے -

لکھی خشک سال اور قحط کی شدت کسی باصلاحت انسان کی علاحتیں کو اجاگر کئے،
وگوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے اور دین من کا پیغام سننے کے لیے مخلوق کو اس کے گرد جمع کرنے
کی غرض سے بھی طاری کی جاتی ہے، سیدنا یوسف علیہ السلام حیل کی آہنی ریو اروں کے اندر بھروسے
تھے، اس وقت اللہ تعالیٰ مصر کے بادشاہ کو ایک خواب دکھلاتا ہے، اور اس خواب کو حضرت یوسف
کے سامنے حیل میں پیش کرتا ہے، وہ اس کی صحیح تحریر کے ساتھ پیش رین تھے، پر بھی بتلادیتے ہیں، بادشاہ
ان سے متاثر اور خوش ہو کر ان کو اپناراز دار اور خاص درباری بنانے کا پیش کئی کرتا ہے لیکن وہ
اس کو قابلِ اعتناء بھی نہیں سمجھتے بلکہ صاف الفاظ میں اپنی قابلیت والیت سے اس کو باخبر کرتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھ کو مصر کے خزانوں کا مختار کیلی بنا دو، یکوں کوئی جس بہت بڑا میں اقتداء
امانت دار بھی ہوں اور ساتھ ہی بہت بڑی سرچھے بوجھ اور بہت بڑا علم بھی رکھتا ہوں، ان کا
مطالبہ منظور کرتے ہوئے ان کو ذرخندہ بنادیا جاتا ہے اور وہ ذریک اور دوسرے آئے دلوں
کو حب ضرورت پورے اضافت کے ساتھ اللہ کا دیا ہوا ذریق تعمیم فرمائے کے ساتھ لکھ دی جائے

شمسِ الحَنَادِي

خشک سالی اور خوش حالی

کا خدائی وقتانوں

اس وقت ملک کا بعیجہ مال ہے، ایک طرف اس کے بعض علاقوں میں سیلابوں کی طغیانی برپا ہے، دوسری جانب اس کے دس صوبوں پر خشک سالی کے سیاہ بادل منڈ لارہے ہیں، خاص طور سے یوپی اور مدھی پردیش سخت خشک سالی کی پیٹ میں آئے ہوئے ہیں، اگر موسم کی یہی حالت رہی تو ضروری اشیاء کے انہائی ہمنگی ہو جانے اور غذہ کے نہ صرف ہنگا ہو جانے بلکہ مارکیٹ سے اس کے بالکل ہی غائب ہو جانے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان زندگی کی بقاہ کو دسانیلِ میثت کے ساتھ مر بوطا کر دیا ہے اس لیے خشک سالی کی اس حالت اور سیلابوں کی اس کیفیت کو دیکھ کر لوگوں پر سخت ہر اس اور دیشت کی کیفیت طاری ہو گئی ہے، ہر اس اگرچہ فطری ہے تاہم اس پر ممکن حد تک قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ مرسم کی یہ تبدیلی اور فضائی یہ ناسازگاری کیا از خود وجود میں آگئی ہے؟ اور اس میں خدا کے ارادہ اور اس کی مشیت کا کوئی دخل نہیں ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ بات بد اہتمام غلط ہے کیونکہ جب یہ دنیا اور ساری کائنات خدا کے پیدا کرنے بھی سے وجود میں آئی ہے تو اس کے موسموں کے تغیرات، اس کی فضائی تبدیلی اور اس کے اجزا کا بناؤ بگاڑا از خود کس طرح نمکن ہے؟ پس یہ حال

لازماً خدا ہی کی پیدا کی ہوئی ہے، اس طرح کی حادیں طاری لے یہ حدایت جریءہ میں ہیں میں بھی یہ داتھات پیش آپکے، میں اور ان کے بیان کے ساتھ ان کی بعض حکمیں بھی بیان کر دی گئی ہیں، ایک عام حکمت تو اس طرح کے داتھات کے روپ نہ ہونے کی یہ بیان کی گئی ہے کہ انسانوں کی ان کی غفلت، بغاوت اور سرکشی سے باز رکھنے کے لیے یہ عالیتیں طاری کی جائی ہیں، چنانچہ اسحالتوں کو طاری کرنے کے بعد قدرت پوچھتی ہے،

عَفْلَةٌ يَتُوْبُونَ إِلَى اللَّهِ
كَيْ لَوْكَ اللَّهِ كِيرٌ طَرْنَ رَجُوعٌ نَّهِيْسَ ہُوتَيْ اُور اَمَّ
اَنْبَنَ گَنَ ہُوں کَيْ سَعَافَيْ نَهِيْسَ مَا نَگَتَهُ حَالَانِدَكَ اللَّهِ
بَيْتَ سَعَافَ كَرَنَے وَالا اُور بِهِتَ رَحْمَنَے وَالا
رَّجَنِيْمُ۔

کہیں فرمایا گیا ہے:-

وَلَقَدْ أَخَذْنَا هُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا
أَسْتَكَنُوا لِرِبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ

انسان کے ساتھ ہم دردی و مسادات
کا حکم دیتا ہے مدد تفریق کا نہیں اکا داد
انسان کا تامل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس
مذہب نے پہلی مرتبہ انسان کو انسانیت
کا سبق پڑھایا ہے۔

میں گذشتہ ۵ سال سے مذہب
اسلام کا پیر رہوں، جس چیز نے میرے
ایمان کو تقویت دی وہ اسلام کے بلند
اور پاک اصول ہیں، اس کی عالم گیری
اخوت ہے اس کی بے نظر مسادات اور
اس کا علم دعرفان چشم نے میرے دل میں
درماع نہیں ایک نئی رہشی پیدا کر دی۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو مرتباً پا
علم دتحمل، یعنی دن کہئے ایک ایسا یہی
دن ہے۔ کوئی اگر صیغہ معنوں میں بیال
بننا چاہے تو اسے دنیا سے کنارہ کلئی
کر کے گورنمنٹین افشار کرنا ہوگی،

دیشکریہ دعمرت (ہلی)

ریاست میں فواد ات کی نئی لہر سے مُسلمان خوف زدہ اور فکرمند

جمشید یور میں اقلیتی فرقہ کی اندھا دھنڈ گر قراری اور خانہ نلاشی بندی جما

امارت شرعیہ کے ناظم مولانا یوسف نظام الدین صاحب کا بیان

پبلو اری شریف پنہ ۳۰ اگست
امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کے ناظم مولانا سیدنا ام الدین عابد نے ریاست میر
فرقت دارانہ کشیدگی کی تازہ ہب پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حب ذیل بیان دیا ہے :-
جہشید پور میں دوبارہ فاد پر را چی گیا، اور ہسرا میں فرقہ دارانہ جھڑپوں سے پوری
ریاست کی سلم آبادی میں خوف دہرا س اور عدم تحفظ کی ہب دو رگی ہے۔ ملک اس وقت سیا کی
عدم استحکام، گرانی اور خلک سالی جیسے سنگین مسئللوں سے دوپھا رہے۔ ان مسئللوں کو حل کرنے
کے لئے ہمیں سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ فرقہ دارانہ امن دیکھ جھٹتی ہے۔ میں ہر نہ ہے
و ملت کے لوگوں سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ سماج دشمن عناصر کے ذریعہ جذبات کو مشتعل کرنے
کی کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ فاد ہو جانے پر فادی پچ سکلتے ہیں اور غریب
بے گناہ لوگ اوارے جاتے ہیں۔

جناب ناظم صاحب نے مزید کہا ہے کہ لکھ میں انتخابی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ دو ٹروں کے فرقہ دارانہ جذبات کو بر انگیختہ کر کے بیاسی پارٹیاں اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی۔ اس لئے انتظامیہ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اس سے ہرچمچوں کا اور مستعد رہنا ہو گا۔ وزیر اعلیٰ ہمارے حاصلہ دا قعات کے چیخھے بیاسی عناصر کا ہاتھ ہونا کا شہر ظاہر کیا ہے۔ انہیں چاہیے کہ ایسے عناصر کو بے نقاب کریں۔ ناظم صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دو ٹروں فساد میں متاثر ہونے والوں کی موثر امداد کی ذمہ داری قبول کے ناظم صاحب نے جشید پور میں اقلیتی فرقہ کے لوگوں کی اندھا دھنڈ گز فنا ری اور خارج تلاشی کی نہت کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتظامیہ کی جانبہ دارانہ کارروائی سے اقلیتی فرقہ کے لوگوں میں خون اور سراسر ایمیلی کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ اپنے گھر دیں میں خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔

بعض لوگ کہیں کہ پر دلشٹ نہ اب
تو ان عجیب سے پاک ہے۔ اس نے
تو ان کے بیوں حصہ بت اور تصویریں
نکال چھپتی کی ہیں۔ تم نے اسلام کی بجاۓ
اسے کیروں قبروں نہ کیا ہے بلکہ پر دلشٹ
مذہبِ حقیقی مسیحیت سے قریب رہے
پا در حرب و اس اعتراف کے کہ مسیح علیہ السلام
جلیل القدر پیغمبر ہے۔ میں ہرگز ان کے
اوہمیت کا قائل نہیں۔ میرا یہ کوئی نیا
عقیدہ نہیں بلکہ ابتدائی سے اس کا
انقلاب کر کر تاریخ ہوں۔ اسلام نہ ہر فتنہ
حضرت مسیح علیہ السلام کا پورا احترام
کھاتا رہے بلکہ دنیا کے تمام مذاہب پر
بانیان مذاہب کا احترام کی دعوت
دیتا رہے میرا عرصہ دراز سے اسلام کی
فلسفہ رجوع کھا لیکن میرا ایمان اتنا
تھوڑی نہ تھا کہ میں یہ دھرم کا اپنے مسلمان

تویی نہ تھا کہ میں بے دھڑک اپنے مسلمان

میں نے
اسٹلڈ
کیوں
تھول کیا؟

پرنسپل سے شائع ہونے والے
پندرہ روزہ "مراٹ مستیم" کے
شکریہ کے ساتھ ایک نو مسلم
اہمی پروفیسر اے ایچ پی
ہمیوت کے نہادت شائع
کیے جا رہے ہیں۔

عہا یہت کو میں نے چھپتا ہے اور
اسلام کرا اختیار کیا ہے، مجھے یہ بات
لکھیم ہے کہ سیاحت میں بھی حق و صفات

اور مسید اسکوں ترجوں بیں اور ارمند ہے
سدھے تمام چڑھتیں ددر کردی جائیں جو
پا در لجیں نے پیدا کر دیا ہیں تو یہ مذہب بھی
اندازت کئے مسید ثابت پہنکتا ہے

لیں ان بڑوں نے اسی کی اہل صورت
کو بخاکر کر دیا ہے اور اسے یا نکلے جلان
کر دیا ہے۔ اس کے بعد عکسِ اسلام ہی اس
فکل میں سے جس میں وہ جلوہ گزیرا تھا۔

اد رچونک می ایسے ذہب کا متلاشی
تھا جو آمیزش سے پاک ہوا سئے میں
لے اسلام دبول کر لیا۔
آپ کسی عالی کلمہ میں حلے حاصل

دہان نلگش دنکوار اور سرہ نمیوں کے سوا
آپ کو کچھ نہیں ملے گا، اس کے علاوہ
پھر بھی رکے نر تبرق بیاس پر نظر کوئی
پڑھان سکتے نہیں، راہبوں کے تجوم
کو دیکھنے تو پتہ صدا ہے کہ مدحائیت کا
الہ سے ہدایت کا کمی و استخفافی سالیا حلوم
ہوتا ہے کہ یہ کسی عبارت کاہ میں نہیں بکھر
ایسے بہت جلد نے میں ہیں جو درفت میتوں کے
لے جا کر لئے شایا اگا ہے۔

پر تو پہنچے کہ نہز میں رکو روشنگ محمد
کا سفر اتنے پر کششی ہوتا ہے کہ کوئی
انداز اس سے متاثر نہ کر سکتیں
لہ کتھ مسجد کی پوری انسنا اور اس کی
حکام چیزیں برداشت کی جانب انسان
کی رہنمائی کرتی ہیں۔ نہ بیان لقمعش ہے
نہ برداشت کی دستم کل کوئی چیز۔ اس کے
بڑھاتا کلیساں اک ادام چیزوں میں مدار میں
دنیا کا مظاہرہ بہت زیاد ہے ملکن ہے

میں انہیں اپنے آنکھوں پر دیکھ آیا ہوں۔ ان
ہندوستان کے مسلمان اور مدرسے کے اثر
بسم اللہ الرحمن الرحيم ہو کرے اگر بالکل اسی طرح
اندھی (اسیں) میں مسلمانوں کی آنکھ تشویش
برس حکومت کے باوجود آج عناظہ اور قحط
کے کھنڈن اور الجماع اور باب الاحقیقت کے

عمر اقبال کو سائی وہ پڑی توبہ حادثہ یعنی بائیں نور

بے سخن رہے ایسا مسلم ہوتا کہ اپنے احتمامات
بے خود رہی ہے پھر آنکھیں بند کرے سوچنے لگے جب میں

ایج کا فیض کا کوئی نہیں تھا۔

جب بی مہماں کا کوئی نہیں ملے جاتا۔

بھی ایسی تھی بھی بھی کچھ پختا خاہ جرم چاہتے ہو۔ ناقہ۔

ایک ایسا انقلاب ہونہ دستان کے سلسلہ میں کوئی
محلہ۔ مگر وہ اس دور کا عالم مرا جس نگی ہے، اس دسکا

ادارے اور اخلاقیں ایک دور سے سبقت جاتی ہیں ہر سو

عرفت ہیں۔ ایسے ماڑی دوسری باری میں ہماری حکومت کی اعتماد

اور بال احکام سے بیاز دینی دوسری باری میں ہماری حکومت کی اعتماد

استفادہ اور تو کل علی اسٹریکٹر کو کریں۔

جہاد اور درود سازی کا کام ہوتا ہے،

جہاد خدا کی خدمت کا ہے پیدا یا بنا ہے،

جہاد خدا کی خدمت کے خصوصی نہیں بلکہ

ادرنگل بدر حرب کی خدمت ہے۔ حرج کوچھ ہو گا

جہاد اور درود کی ایک اور ایم خصوصی نہیں

(باقی صفحہ)

یہی کشتی ملت کے ناخدا ہونگے

عرف مدارس کے قیام کا بے بڑی فرض یعنی کہ یہاں دین و ملت کے ایسے سایہ مبارکہ
بائیں جو ہر جا میں اسلام کی خلافت کر سکیں اور الارادے و دین کے بڑھتے ہوئے میل کو نہ کریں
آنداز کارے وقت ان درستگاہوں نے اس زمان کے حالات کے مطابق میزدھ موڑنے کو عمل تیار کیا تھا،
اور فضاب و نظام قلمی کے ایسے خالے بنائے تھے جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق تھے۔ جیکھ وہ
فضا قائم ہری۔ نظام قلمی مفروض اور کارگر خاتم ہوا لیکن اب جب کہ ہر دو سے مالات پبل میں ہی ہوتے
ہے کہ ہماری درستگاہوں میں بھی انقلاب ہو رہا تھا کیونکہ ضرورت کے مطابق پھر ہمارے
تعلیم و تربیت کا ایسے اسلوب انتیار کے ایسا جسیں جو طلب کو وقت کی ضرورت میں کے مطابق زندگی کئے
میں اونکے تیار کر سکیں، یہ کہنے کی ضرورت ہیں کہ آج کے طبقہ کے ملکاء ہوں گے، قوم کی ایسیں
ان کے باقاعدہ ہوں گی اور یہی کشتی ملت کے ناخدا ہوں گے۔

اسلام دوسرے ذاہب کی طرح صدر مذاہب معاون اور عبادتوں نکل کر ہوئیں بلکہ ذہنگی کے حام
گوشوں پر بیٹھے ہے، دین و دینا کی رہبیت اور تفہیق کی اسلامی قلمی میں کہیں گناہ نہیں، ضرورت ہے کہ
اسلامی قلمی کا نکاح و لا کو عمل ترتیب دیتے وقت یعنی حقیقت پھری نظر ہے جو کہ ذہنگی کو کوئی
بیانی فلکی دی جائے پائے اور ایسے قلمی مزک عالم ہو سکیں جو دنیا کی جاہیت کے نوٹھوں
آج جو فتنہ ہو رہے ہیں ان کا تدارک اگر ممکن ہے تو صرف اسکا وقت جب کہ ہم اس جنادی ہوں
لوگوں کی لیے کیا اس اصول کی روشنی میں اپنے ہمارے اس پر ایک اصلاحی قلم دالیں۔

یہ باقی عرصہ ہے ہماری یہی اب شایرِ مشکل ہی سے کوئی ملہہ ایسا ہو جو مالات کی زائدت کو
محسوں نہ کرنا ہو اس کے تدارک کے لیے تیار ہو۔ ضرورت ہے کہ یہیں اب عمل کا قابل
اختیار کریں اور خیالِ خاکوں میں حقیقت کا ناگ بھر جائے، دین و ملت کے قدرتِ گزار کیا جائے
ہوں جو ای اور فروعِ اخلاقیات نکارانہ اور کسے تحفہ کی کفر کریں اور آئے مالے خطرات کے پیش نظر
ایک نیٹیم اور ایک نئے تھارک بیانِ دلیلی، چنان کی کہ خاکوں کے خاطر ہر خداوندے دوہش کی طرح
آج بھاگنا و غادر کوئی نہیں اور اپنی بسال کے مطابق ہر خداوندے کے خاکوں کا تعلق ہے دوہش کی طرح
کوئی نیٹیم اور ایک نئے تھارک بیانِ دلیلی، چنان کی کہ خاکوں کے خاطر ہر خداوندے دوہش کی طرح
کے پورے بھائیوں کے کھنڈن کا سماجی ادبی ایجاد کریں۔

(مولانا عبد الدیلم تدوینی ندوی مرحد)

چھترنا

اٹ، آئیسی جستی۔ پوستہ

مولانا امتحن جلس ندوی کے انتقال کی خبر پورے والوں پر بھکی بن کر گئی تھیت سے دو گان
کی منکل کے کھل رہے گئے۔ اس کی بے بگی اور بھروسی سے
ہمارا شرکا تھنہ سمجھے ہاتھ تھے۔ اب لاکھ تعریفی جملے ہوں ایصال ثواب کی محفلیں ہوں، جو
بیداری پر جو لوگ سماجی کاروں
پس واقعہ ہوتا ہے اور پھر ایسیں
کے قیام اور اس میں ول پی سے آغاز ہو جائے
ہوت شدید ہوتا ہے اور پھر ایسیں
قیامت دہانے کے مالات ایسے نتھ کر دے
پس اتفاق کریں گے کہ آج کے دور
کا سب سے مشکل کام جوانوں کی
نظم ہے۔ پڑھتے کلکھ، صالح مخلص
کسی میاست کا کھلونا نہ ہے پس
انہوں نے اپنا اناشی البیت پچ
پیچ کر اپنے خاندانے کے کافالت کے

لیکن چند بیویوں میں یہ خوب پاس پاشی برک
ہنگامہ آرائی سے دور بجد مشتعل
کریں گے۔
مولانا امتحن پر جسے والد کے دوستوں
پس قیام اسے عمریں پھٹپتا تھا۔ بعد
چھڑ کی جماعت اسلامی کے نام رقا، جیلیں
میں بذرکارے گئے اور پھر یہیں مولانا امتحن
فضا قائم ہری۔ نظام قلمی مفروض اور کارگر خاتم ہوا لیکن اب جب کہ ہر دو سے مالات پبل میں ہوتے
ہے کہ ہماری درستگاہوں میں بھی انقلاب ہو رہا تھا کیونکہ ضرورت کے مطابق پھر ہمارے
تعلیم و تربیت کا ایسے اسلوب انتیار کے ایسا جسیں جو طلب کو وقت کی ضرورت میں کے مطابق زندگی کئے
میں اونکے تیار کر سکیں، یہ کہنے کی ضرورت ہیں کہ آج کے طبقہ کے ملکاء ہوں گے، قوم کی ایسیں
کے باقاعدہ ہوں گی اور یہی کشتی ملت کے ناخدا ہوں گے۔

مولانا امتحن جلس کا نام آتے ہی کسی
مشکل بندہ لگ بھگ نامکن سا
مشکل بندہ ایک طرح یوں بکھر کے سماجی کام
اویلے، استہن باری اور
کریں گے۔
مولانا امتحن پر جسے والد کے دوستوں
پس قیام اسے عمریں پھٹپتا تھا۔ بعد
سیاسی سوچ و بوجوہ رکھنے والے
کہاں پر ہم دونوں میں احترام اور بھائی
دوستی اور بزرگی کی ایک ایسی یہوار فہمنا بن
لیتی ہی جس کے لئے اسکی خاص افتخار کا نتیجہ
کر دیں گے۔
کیا جائے اس کی اورتے بھائیوں کے
انیاں سے اتنا قریب تھا کہ اڑتے ہی کوئی
جاری تھا، یہ اس کی اورتے سبھا تھے واقعہ
کیا جائے گا۔

مولانا امتحن جلس کے دوسرے ذاہب سے
مشکل بندہ ایک طرح یوں بکھر کے سماجی کام
اویلے، استہن باری اور
کریں گے۔
مولانا امتحن پر جسے والد کے دوستوں
پس قیام اسے عمریں پھٹپتا تھا۔ بعد
سیاسی سوچ و بوجوہ رکھنے والے
کہاں پر ہم دونوں میں احترام اور بھائی
دوستی اور بزرگی کی ایک ایسی یہوار فہمنا بن
لیتی ہی جس کے لئے اسکی خاص افتخار کا نتیجہ
کر دیں گے۔
کیا جائے اس کی اورتے بھائیوں کے
انیاں سے اتنا قریب تھا کہ اڑتے ہی کوئی
جاری تھا، یہ اس کی اورتے سبھا تھے واقعہ
کیا جائے گا۔

